بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | اتوار ۱۲ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ہجری ۹ تبوک ۱۳۶۳ ہش ۹ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۰۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۹ ستمبر/تبوک/ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

پیچش کی تکلیف ہے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

" احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

جملہ احباب جماعت کے نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا محبت بھرا سلام اور عید مبارک کا تحفہ

عید الاضحیہ خدا تعالیٰ کی خاطر کی جانیوالی قربانیوں کے حق میں ایک تمثیل کا درجہ رکھتی ہے

وہ حقیقی عید جو بالآخر قربانیوں کے نتیجہ میں میسر آتی ہے وہ تمہارے لئے ہی مقدر ہے

اس ایمان اور یقین پر قائم رہو اور ثباتِ قدم اور استقامت کا ثبوت دیتے چلے جاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عید الاضحیٰ کے موقعہ پر لندن سے جملہ افرادِ جماعت کے نام محبت بھرا سلام اور عید مبارک کا تحفہ ارسال فرمایا۔ یہ انگریزی پیغام ۶ ستمبر ۱۹۸۴ء کو محترم صوفی غلام محمد صاحب امیر مقامی ربوہ و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نام موصول ہوا اور آپ کی زیر ہدایت محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ۷ ستمبر کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں نماز عید پڑھانے کے بعد خطبہ عید کے اختتام پر احباب کو پڑھ کر سنایا۔ حضور ایدہ اللہ کے اس پیغام عید کا اردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔

" جملہ افرادِ جماعت تک میری طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی دعا اور عید مبارک کا محبت بھرا تحفہ پہنچا دیں۔ عید الاضحیہ خدا تعالیٰ کی خاطر کی جانے والی قربانیوں کے حق میں ایک تمثیل کا درجہ رکھتی ہے۔ مزید برآں یہ اس یقین سے مالا مال کر دکھاتی ہے کہ خدا کی راہ میں کی جانے والی قربانیاں رائیگاں نہیں جاتیں۔ وہ ضرور ان کا اجر دیتا ہے احمدیوں کے لئے تو یہ عید حوصلہ افزا بشارتوں کا ایک پیغام ہے۔ آج کوئی نہیں جو احمدیوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی پیش کرنے کی ہمہ گیر اہمیت کی حقیقی معرفت سے بہرہ ور ہو۔ وہ حقیقی عید جو بالآخر قربانیوں کے نتیجہ میں میسر آتی ہے وہ تمہارے لئے ہی مقدر ہے۔ اس ایمان اور یقین پر قائم رہو اور ثباتِ قدم اور استقامت کا ثبوت دیتے چلے جاؤ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضلوں سے نوازے۔"

(خلیفۃ المسیح)

● مکرم عزیز الرحمان صاحب منگلا مربی سلسلہ کا پراسٹیٹ گلینڈز کا آپریشن ۲ ستمبر کو ہو گیا ہے۔ آپریشن کامیاب رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے مربی صاحب موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اقبال احمد غضنفر۔ مربی سلسلہ)

● ہماری عزیزہ بہن صالحہ طلعت۔ اہلیہ میاں عبد المجید برادر میاں عبد الحی دوماہ سے راولپنڈی میں شدید طور پر بیمار ہے گلے کے ٹیومر کا دوبارہ آپریشن ہو چکا ہے۔ اب ریڈیو تھراپی سے علاج ہو رہا ہے۔ جماعت کے بزرگان اور جملہ بہنوں اور بھائیوں سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہن کو جلد صحت و تندرستی دے کر لمبی زندگی عطا کرے۔

(رضیہ اہلیہ میاں عبد الحی مربی انڈونیشیا)

● برادرم خالد سیف اللہ خان صاحب دارالصدر ربوہ کے بیٹے عزیزم وسیم احمد کے فیصل آباد میں گردہ و مثانہ کے دو آپریشن ہوئے ہیں۔ صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید سجاد احمد ۲/۲۷ دارالرحمت شرقی ربوہ)

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ

امرائے کرام / صدر صاحبان

۲۸ ستمبر سے "ہفتہ تحریک جدید" منائیں

(وکیل المال اوّل)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل۔ دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ

۹ تبوک ۱۳۶۳ ہش

عظیم قربانی اور اس کی یاد منانے میں پوشیدہ حکمت الٰہی

ابھی حال ہی میں ہم عید الاضحیہ کی تقریب سعید منانے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔ یہ عید حضرت ابراہیم اور ان کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی اس عظیم قربانی کی یادگار کے طور پر منائی جاتی ہے جو ان دو برگزیدہ ہستیوں نے آج سے ۴ ہزار سال قبل خدا تعالیٰ کے حضور پیش کی۔

حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے لختِ جگر اسمٰعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں وہ اسے خدائی منشاء یقین کرتے ہوئے خواب کو ظاہری طور پر پورا کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اُدھر سعادت مند فرزند یعنی اسمٰعیلؑ نے بھی خدا تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے کی خاطر باپ کے ہاتھ سے ذبح ہونا بطیب خاطر قبول کیا اور اپنے باپ سے کہا کہ انہیں خدا کی طرف سے جو حکم دیا گیا ہے وہ اس کی تعمیل کریں۔ یہ خواب تعبیر طلب تھا قبل اس کے حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے کے گلے پر چھری پھیرتے اللہ تعالیٰ نے انہیں ظاہری رنگ میں اس خواب کو پورا کرنے سے روک دیا اور اس خواب کی اصل تعبیر کی رو سے حضرت اسمٰعیلؑ کی پوری زندگی کو خدا تعالیٰ کے نام کی عظمت اور دین کی سربلندی کے لئے وقف کر دیا۔ اور اپنی بیوی حضرت ہاجرہؑ اور بیٹے اسمٰعیلؑ کو مکہ کی غیر آباد وادیٔ غیر ذی زرع میں اکیلا چھوڑ آئے۔ ماں اور بیٹے نے وہاں تنہائی اور کس مپرسی کے عالم میں دن گزارے۔ خدا نے انہیں ضائع نہیں ہونے دیا بلکہ ان کے ذریعہ مرکز توحید کے قیام کا ایسا سامان کیا کہ چار ہزار سال گزرنے کے باوجود وہ مرکز آج بھی مرجع عالم بنا ہوا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سب سے بڑی خوبی صرف یہ نہ تھی کہ وہ بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ بلکہ انہوں نے خدائی حکم کو اس بشاشت سے قبول کیا کہ بیٹے کا ذبح کرنا ان کے لئے ایک عید کی شکل اختیار کر گیا۔ اس لحاظ سے یہ عید ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ ہم دین کی راہ میں پیش آنے والے مصائب کو ہرگز مصائب نہ سمجھیں بلکہ انہیں اس بشاشت سے قبول اور برداشت کریں کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ان مصائب کی شکل میں ہمارے لئے عید کا سامان مہیا کیا ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ عید الاضحیٰ کے اس سبق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ اس عید میں وہ کونسی چیز ہے جو یادگار سمجھی جا سکتی ہے یہ امر ظاہر ہے کہ یہ عید تبھی یادگار ہو سکتی ہے جب ابراہیمؑ نے اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنا اپنے لئے عید سمجھا ہو۔۔۔۔ اور درحقیقت یہی سبق ہے جو اس عید کے ذریعہ دیا گیا ہے۔ عید الاضحیہ ہمیں سبق دیتی ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کی قربانی کو مصیبت نہیں سمجھا، ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کی قربانی کو آفت نہیں سمجھا، ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کی قربانی کو ابتلاء نہیں سمجھا بلکہ چونکہ وہ اپنے بیٹے کی قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت گیا تھا اس لئے ابراہیمؑ اس دن ویسی ہی خوشی محسوس کرتا تھا جیسے عید کے دن ہم بکرا ذبح کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔"

(الفضل یکم نومبر ۱۹۴۷ء)

عید الاضحیٰ کی یادگار تقریب میں پوشیدہ حکمت ہی یہ ہے کہ جب بھی اہل حق کو دین حق کی سربلندی کی راہ میں مشکلات و مصائب پیش آئیں تو نہ صرف یہ کہ وہ انہیں صبر سے برداشت کریں بلکہ ان کا فرض یہ ہے کہ وہ کمال خندہ پیشانی سے ہنستے اور مسکراتے ہوئے ان کا مقابلہ کریں اور اس امر کو اپنی خوش بختی سمجھیں کہ ان کے خدا نے انہیں اس قابل سمجھا کہ ان کا امتحان لے اور امتحان میں سرخرو ہونے پر انہیں غیر معمولی انعاموں سے نوازے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود اس حکمت پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"عید الاضحیہ کے معنی ہیں قربانیوں کی عید جس کا دوسرے الفاظ میں مفہوم یہ ہے کہ دوسرے لوگ اکثر قربانیوں پر رویا کرتے ہیں مگر اللہ (اپنے منتخب بندوں سے) فرماتا ہے میں تمہارا اس طرح امتحان لونگا کہ تم قربانی کرو اور ہنسو۔ اگر ہمارا خدا چاہتا ہے کہ ہم ہنستے ہوئے اس کے حضور قربانی پیش کریں تو ایک مومن کی حیثیت سے، ایک عاشق کی حیثیت سے، ایک محب کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم قربانی کریں اور ہنستے ہوئے کریں۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں آج کی عید (یعنی عید الاضحیٰ) کی حکمت کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ یہ عید بتاتی ہے کہ (جو اس کے ہیں) ان کو قربانیاں کرنی پڑیں گی اور ان کا فرض ہوگا کہ وہ ہنستے ہوئے چہروں کے ساتھ قربانیاں کریں۔"

(الفضل یکم نومبر ۱۹۴۷ء)

دنیا میں بسا اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ قومی اور ملکی مفاد کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کر گزرتے ہیں۔ گزشتہ جنگ عظیم کا واقعہ ہے کہ ایک ضعیف انتر جرمن عورت کے سات بیٹے تھے اس نے ساتوں بیٹوں کو فوج میں بھرتی کرا کے مختلف محاذوں پر بھجوا دیا اس کے ساتوں بیٹے جنگ میں مارے گئے۔ وہ پھر بھی خوش تھی اور خوشی سے کہا کرتی تھی کہ اس کے ساتوں بیٹے وطن پر قربان ہو گئے۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے مزید فرمایا:۔

"ایک عورت، کافر عورت، ایسی قوم کی عورت جو توحید کے علم سے ناواقف تھی، جو خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار سے ناواقف تھی ملک کی خاطر اپنے ساتوں بیٹے قربان کر سکتی ہے۔۔۔۔۔ تو ایک زندہ قوم ایک موحد قوم، ایک خدا سے تعلق رکھنے والی قوم اور دن رات خدا تعالیٰ کے معجزات اور نشانات دیکھنے والی قوم کو کس طرح خوشی سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مصائب برداشت کرنے چاہئیں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان رکھتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ ہر مصیبت پر رضا بالقضاء کا اعلیٰ نمونہ دکھائے، اپنے آپ کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ڈال دے اور اس کے لئے مرنا خندہ پیشانی سے قبول کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو دنیا کی کوئی طاقت اسے ہلاک نہیں کر سکے گی" (ایضاً)

الغرض حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی عظیم قربانی کی یاد منانے میں پوشیدہ حکمت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی اور پیارے بندے دین کی راہ میں پیش آنے والے مصائب اور سختیوں کو ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ خندہ پیشانی سے برداشت کریں اور پھر خدا تعالیٰ کے پیار کے مورد بن کر اس کی عظیم قدرتوں اور طاقتوں کے جلوے دیکھیں۔

پیامِ شکیب

★ رئیس امروہوی

دل پیامِ شکیب دیتا ہے
کیسے کیسے فریب دیتا ہے
اپنی زینت ہے صبر کا جوہر
آپ کو جبر زیب دیتا ہے

(بحوالہ "جنگ" کراچی۔ ۲۲ جولائی ۱۹۸۴ء)

روزنامہ الفضل ربوہ ۹ دسمبر ۱۹۸۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میدانِ جہاد میں

احمدی جنگی ہیروز کی

ناقابلِ فراموش خدمات

(قسط آخر)

میجر جنرل افتخار جنجوعہ

(ہلالِ جرأت)

میجر جنرل افتخار جنجوعہ کے نام سے کون واقف نہیں ہے جس نے ۱۹۶۵ء میں رن کچھ کے میدان جنگ میں ہندوستان کو شکست فاش دی گو اس کی کمان میجر جنرل ٹکا خان کر رہے تھے۔ لیکن فی الحقیقت جس بریگیڈیر نے یہ میدان سر کیا اور دشمنانِ وطن کو نیست و نابود کر دیا اور ان کی طاقت کے گھمنڈ کو خاک میں ملا دیا۔ اس کی کمان بریگیڈیر افتخار جنجوعہ کر رہے تھے جو احمدی تھے۔ بریگیڈیر افتخار نہ صرف اس لڑائی میں زخمی ہوئے بلکہ ان کی شاندار عسکری خدمات اور اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر دشمن کے مقابلہ میں آنے اور ذاتی شجاعت اور بہادری کے صلہ میں حکومت پاکستان نے انہیں بہادری کا دوسرا سب سے بڑا اعزاز "ہلالِ جرأت" عطا کیا۔

۱۹۷۱ء کی جنگ میں مغربی پاکستان میں دو محاذوں پر بڑی لڑائیاں لڑی گئیں سب سے بڑا حملہ چھمب کے محاذ پر ہوا۔ کیونکہ ہندوستان ۱۹۶۵ء کی جنگ کا بدلہ لینا چاہتا تھا کہ پاکستانی فوج نے باوجود کم تعداد میں ہونے کے چھمب پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس مرتبہ ہندوستان کی فوج نے ۶۵ء سے بڑھ کر جنگ کی تیاری کی ہوئی تھی۔ وہ ہر طریق سے جنگ کے لئے تیار تھا۔ حملہ آور ہونے کی صورت میں بھی اور دفاعی نوعیت کی جنگ کے لئے بھی اس سلسلہ میں ہندوستان نے ہر احتیاطی تدبیر کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اس جنگ میں چھمب کے محاذ پر میجر جنرل افتخار نے جرأت بہادری کا وہ مظاہرہ کیا کہ دشمن بھی عش عش کر اٹھا۔ چنانچہ اخبار امروز نے جنگ کے دوران خبر دی:۔

چھمب جوڑیاں سیکٹر کے اہم مقام منڈیالہ پر قبضہ کر لیا گیا۔ چھمب جوڑیاں سیکٹر میں دشمن نے طیاروں بکتر بند دستوں اور توپ خانوں کی مدد سے زبردست مزاحمت کی اس کے باوجود ہماری فوجوں نے دشمن کو سخت نقصان پہنچا کر اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔"

(روزنامہ امروز ۷ دسمبر ۱۹۷۱ء)

اخبار امروز چھمب کے محاذ پر پاکستانی افواج کی شاندار فتح کے متعلق لکھتا ہے:

"پاک فوج نے چھمب پر قبضہ کر کے ۶۵ء کی تاریخ دہرا دی راولپنڈی ۹ دسمبر۔ ریاست جموں و کشمیر میں فائر بندی لائن کے اس پار چھمب کا شہر پاکستانی فوجوں کے قبضہ میں آ گیا ہے ہماری فوجیں دریائے توی کو پار کر کے بدستور آگے بڑھ رہی ہیں دشمن کے بہت سے ٹینک تباہ کر دیئے گئے ہیں اور لڑائی کے دوران دشمن کے اسلحہ اور گولہ بارود کے ذخیرے پاکستانی فوجوں کے قبضے میں آ گئے۔ چھمب پر دوسری مرتبہ قبضہ کر کے ہماری فوجوں نے ۱۹۶۵ء کی تاریخ دہرا دی۔ جب انہوں نے دشمن کی مضبوط دفاعی لائن کو کراس کر کے اس علاقہ پر قبضہ کیا تھا اس مرتبہ بھی پاکستانی فوج نے اپنے سے تعداد اور اسلحہ میں پہلے سے بھی زیادہ طاقتور دشمن کی مزاحمت کو کچل کر اس شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب ہماری فوجیں اس محاذ پر برابر آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔" (امروز ۸ دسمبر ۱۹۷۱ء)

چھمب کا نام احمدی مجاہد کے نام پر رکھا گیا

پاکستان فوج کے ترجمان نے چھمب کے محاذ پر لڑائی کے بارے میں بتایا۔

"چھمب کے علاقہ میں پاکستانی فوجیں تابڑ توڑ حملے کر کے دشمن کو سخت نقصان پہنچا رہی ہیں اور دشمن دفاعی کارروائیوں پر اتر آیا ہے۔ پاکستانی دستوں نے دریائے توی کے کنارے دشمن کے قبضہ سے آزاد کرائے ہوئے علاقہ میں اپنی پوزیشن مزید مستحکم کر لی ہے۔" (امروز ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء)

پاکستانی فوجیں برابر پیش قدمی کر رہی تھیں کہ پاکستان کا یہ مایہ ناز سپوت جنگ کے دوران محاذ کے اگلے مورچوں پر پہنچ کر پاکستانی فوجیوں سے ملاقات کر کے ان کے حوصلے کو بڑھاتا تھا۔ اسی طرح ایک دن میجر جنرل افتخار جنجوعہ ہلی کاپٹر پر محاذِ جنگ کا جائزہ لے رہے تھے کہ ان کا ہیلی کاپٹر دشمن کی فائرنگ کی زد میں آ گیا جس کے نتیجہ میں میجر جنرل افتخار ارضِ پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے شہید ہو گئے اور آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے چھمب کا نام ہی افتخار آباد رکھ دیا گیا۔ اور پاکستان کی مشہور کھاریاں چھاؤنی میں ایک کالونی کا نام بھی افتخار کالونی رکھا گیا۔

بریگیڈیر ممتاز ہلالِ جرأت

۱۹۷۱ء کی دوسری بڑی لڑائی حسینی والا سیکٹر پر لڑی گئی۔ ہندوستان نے ۲ دسمبر ۱۹۷۱ء کو لاہور کے محاذ پر حملہ کر دیا۔ دشمن تعداد اور اسلحہ میں کئی گنا تھا، مگر پاکستان کی بہادر افواج نے دشمن کے پرخچے دھکیل کر پاکستان کے دل لاہور کو دشمن کے حملے سے محفوظ کر لیا۔ اس سیکٹر کی کمان بریگیڈیر ممتاز کے ہاتھوں میں تھی جنہوں نے بہادری، جرأت، شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے پاؤں اکھاڑ دیئے اور وہ پسپا ہونے پر مجبور ہو گیا۔ یہ بھی ایک احمدی بریگیڈیر ہی تھا حکومت کی طرف سے بریگیڈیر ممتاز کی شاندار عسکری خدمات کے صلہ میں "ہلالِ جرأت" کا اعزاز دیا گیا۔

حسینی والا سیکٹر کے محاذ جنگ پر پاکستانی افواج کی بہادری اور دشمن کی ہزیمت کے متعلق روزنامہ امروز لاہور لکھتا ہے:۔

"حسینی والا فیروزپور سیکٹر میں بھارتی سینا بھاری نقصان اٹھا کر پسپا ہو گئی۔

نئی دہلی ۴ دسمبر۔ بھارت نے اعتراف کیا ہے کہ اس کی فوجیں ہر محاذ پر پسپا ہو رہی ہیں۔ بھارتی وزیر جنگ جگ جیون رام نے آج پارلیمنٹ میں بتایا کہ گھمسان کی جنگ کے بعد حسینی والا فیروزپور سیکٹر پر بھارتی فوجیں پسپا ہو گئیں۔ اس محاذ پر بھارتی فوج کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا۔" (روزنامہ امروز لاہور ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء)

جماعت احمدیہ کے اس دلیر مجاہد نے ہندوستان کے قلعہ قیصر ہند کو فتح کیا اور اس قلعے کو سر کر کے ہندوستان کے ایک عظیم دفاعی مورچہ پر قبضہ کر لیا جس میں بہت سا اسلحہ اور گولہ بارود کا ذخیرہ تھا جو پاکستانی افواج کے ہاتھ لگا۔ بریگیڈیر ممتاز نے اپنی تمام صلاحیتیں وطن کے دفاع میں صرف کر دیں اور ہندوستانی افواج کو نہ صرف پرے دھکیل دیا بلکہ آگے بڑھ کر دشمن کے علاقہ پر قبضہ کر لیا بریگیڈیر موصوف نے بہادری اور جرأت اور شجاعت کا مظاہرہ کیا جس پر پاکستانی افواج اور عوام نے ان کی خدمت میں زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔

ایئر مارشل ظفر احمد چوہدری

۱۹۷۲ء میں جب ظفر چوہدری کو فضائیہ کے چیف آف سٹاف کے عہدہ پر فائز کیا گیا تو روزنامہ امروز اپنے کالم "پس منظر" میں ظفر چوہدری کی ملکی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا:۔

"پاک فضائیہ کے چیف آف سٹاف ایئر مارشل ظفر احمد فوجی ہوابازی کا ۲۶ سالہ تجربہ رکھتے ہیں وہ عملی اور انتظامی شعبوں میں کئی اہم عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ پاک و ہند جنگ کے دوران میں انہوں نے قابلِ قدر اور نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ ایئر مارشل ظفر احمد چوہدری پاک ایئر فورس اکیڈمی رسالپور کے کمانڈر سرگودھا کے بیس کمانڈر اور فضائیہ کے ہیڈ کوارٹر میں ٹریننگ اور آپریشنز اینڈ پلاننگ کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ پاکستان ایئر فورس کے سربراہ مقرر ہونے سے پہلے وہ

(باقی صفحہ ۵ پر)

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر
وقفِ جدید، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

..... اور سیدنا عمرؓ کی دعا قبول ہو گئی

محترم مولانا غلام باری صاحب سیف بریلوی

شہادت کا مرتبہ اتنا بڑا ہے کہ خود سرتاجِ مرسلین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ میں راہ خدا میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

(بخاری کتاب الجہاد باب تمنی الشہادۃ)

یہ سُن کر کس صاحب ایمان کو شہادت کی خواہش نہیں ہوگی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کئی اجل صحابہؓ جہاد پر روانہ ہوتے وقت یہ دعا کر کے روانہ ہوئے۔ اے اللہ! گھر لوٹ کر واپس نہ آؤں۔ اُحد کے موقعہ پر عمروؓ بن جموح نے یہی دعا کی اور آپ کی دعا قبول ہوئی۔ حضرت جابرؓ نے بھی روانہ ہوتے وقت اپنے بیٹے کو ضروری وصیت کر دی تھی۔ کہ میں گھر واپس نہ آؤں گا۔ شام میں جب طاعون سے اسلامی لشکر کے مجاہدین کا جنازہ اُٹھتا تو فوجوں کے قائد اسلامی سپہ سالار ابوعبیدہؓ خدا سے دعا کرتے اللہ! آلِ ابوعبیدہ کا بھی اس میں حصہ ہو اور خدا نے ان کی دعا قبول قبول فرمائی۔

ایک دوسری حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آج رات میں نے کشف میں دیکھا دو آدمی آئے مجھے لے کر وہ ایک درخت پر چڑھ گئے۔ پھر انہوں نے مجھے ایک خوبصورت اور اعلیٰ مکان میں داخل کیا ایسا مکان میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ میرے پوچھنے پر بتایا یہ شہداء کا گھر ہے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب درجات المجاہدین)

ایک حدیث میں مدینہ میں موت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی سعادت قرار دیا ہے۔ حدیث کے راوی ابوہریرہؓ ہیں حدیث کا ترجمہ یہ ہے

جسے مدینہ میں مرنے کی طاقت ہے وہ مدینہ میں مر جائے کیونکہ یہاں مرنے والے کے لئے میں شفاعت کروں گا۔

(ترمذی ابواب المناقب باب فضل المدینہ)

حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

"اللّٰھم ارزقنی شہادۃً فی بلد رسولک"

(بخاری باب الدعا للجہاد والشہادۃ للرجال والنساء)

اللہ مجھے تو شہادت اپنے رسول کے شہر میں نصیب کرنا۔ شہادت ملے تو مدینہ میں کیا عجیب جذبہ ہے۔ کیا پاک اور ارفع خیال ہے۔ سیدنا عمرؓ کا خیال انوکھا اور نرالا تھا۔ عمرؓ کے خدا کی قسم! عمرؓ روشنی کا مینار تھا۔ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مقبول دعا کا ثمرہ تھے۔

ان کی یہ دعا کیسے قبول ہوئی۔ بوقت جان سپردن ان کے کیا جذبات تھے۔ آیئے اسے ملاحظہ کیجئے۔

کوفہ میں مغیرہؓ کا ایک مجوسی غلام ابولؤلؤ تھا۔ یہ آہنگری، نقاشی اور نجاری کا پیشہ جانتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے منع کر رکھا تھا کہ مدینہ میں باہر سے نوجوان نہ بھجوائے جائیں، لیکن مغیرہؓ نے اس کی پیشہ وری کی تعریف کی حضرت عمرؓ نے اجازت دے دی۔ حضرت مغیرہؓ نے اسے کہہ رکھا تھا کہ سو درہم ماہوار دیا کرو۔ اس نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یہ رقم زیادہ ہے۔ آپ نے پوچھا کام کیا کرتے ہو؟ اس نے جب بتلایا کہ میں یہ یہ کام کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا پھر یہ زیادہ نہیں۔ اس پر وہ ناراض ہو کر چلا گیا۔ مختلف روایتوں میں ہے اس نے کہا ساری دنیا سے عدل کرتے ہیں مجھ سے نہیں کیا۔ چند دن بعد حضرت عمرؓ نے اسے بلایا اور فرمایا تو کہتا تھا میں ایسی چکی بنا سکتا ہوں جو ہوا سے چلے۔ اس نے کہا ایسی چکی بناؤں گا کہ لوگوں میں اس کا چرچا ہوگا۔ وہ گیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اس نے مجھے دھمکی دی ہے۔ چنانچہ اس نے جا کر ایک دو دھاری خنجر تیار کیا۔ پھر اُسے زہر میں بجھایا۔

حضرت عمرؓ ایک روز صبح نماز کے لئے تشریف لائے۔ بخاری کی روایت ہے کہ صفیں سیدھی کر کے آپ نے ابھی اللہ اکبر ہی کہا تھا کہ ابولؤلؤ نے کندھے پر پیٹ پر خنجر کے کئی وار کئے۔ خنجر لگا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے کتے نے کھا لیا۔ مجھے کتے نے قتل کر دیا ابولؤلؤ نے اپنے دائیں بائیں خنجر کو گھمایا اور تیرہ آدمی زخمی کر دیئے جن میں سے سات زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے۔ حضرت عمرؓ نے عبدالرحمٰن کو ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کر دیا۔ ایک شخص نے اپنا چغہ ابولؤلؤ پر ڈال کر اسے پکڑنا چاہا۔ جب وہ بے بس ہو گیا تو اس نے وہی خنجر خود کو مار لیا۔

حضرت عمرؓ کو گھر لایا گیا۔ پہلے انگور کا رس پلایا گیا تو وہ انتڑیوں سے بہہ گیا۔ پھر دودھ پلایا گیا تو وہ بھی انتڑیوں سے بہہ نکلا۔ معلوم ہوا انتڑیاں کٹ گئی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے کہا دیکھو میرا قاتل کون ہے ابن عباس نے آ کر بتلایا مغیرہؓ کا پیشہ ور غلام۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ اسے قتل کرے میں نے تو اسے معروف بات کہی تھی۔ پھر فرمایا خدا کا شکر ہے میری موت کسی مسلمان کے ہاتھوں نہیں ہوئی۔ پھر فرمایا تیرے باپ کا بڑا اصرار تھا کہ مدینہ میں ان پیشہ وروں کو بڑی تعداد میں بسایا جائے۔

حضرت عباسؓ کو عمرؓ سے بہت تعلق تھا۔ وہ بولے اگر آپ اجازت دیں تو ہم اسے (یعنی حضرت عمرؓ کے قاتل کو) قتل کر دیں۔ آپ نے فرمایا "نہیں! وہ تمہاری زبان بولتا ہے۔ تمہارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے۔ تمہاری طرح حج کرتا ہے۔

(بخاری باب قصۃ البیعۃ والاتفاق علی عثمان بن عفان)

اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے فرمایا دیکھو مجھ پر کتنا قرض ہے حساب کیا تو چھیاسی ہزار تھا۔ اس کی ادائیگی کی صورت بتائی فرمایا پہلے آلِ عمرؓ کے مال سے پورا کرنا پھر بھی قرض باقی ہو بنی عدی بن کعب سے کہنا پھر بھی پوری ادائیگی نہ ہو تو قریش سے کہنا۔

پھر اپنے بیٹے سے فرمایا۔ اُمّ المومنین عائشہؓ کی خدمت میں جانا کہنا عمرؓ سلام کہتا ہے۔ فرمایا امیر المومنین نہ کہنا کہ آج میں مومنوں کا امیر نہیں۔ ان سے کہیو عمرؓ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت مانگتا ہے۔ ابن عمرؓ گئے تو حضرت عائشہؓ رو رہی تھیں۔ بیٹی حفصہ آئی اور عورتیں بھی وہ بھی روتی تھیں۔ صحابہ کرامؓ بھی رو رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب میں کہا یہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی تھی لیکن آج اپنے نفس پر عمرؓ کو ترجیح دیتی ہوں۔ اے مومنوں کی ماں تیرے ایثار کو سلام اتنا بڑا ایثار واقعی تو مومنوں کی ماں تھی اور عمرؓ مومنوں کا امیر جس کے لئے آپ نے یہ ایثار فرمایا۔

ابن عمرؓ آئے۔ لوگوں نے کہا ابن عمرؓ آئے فرمایا مجھے ذرا اٹھاؤ۔ پھر فرمایا کیا خبر لائے ہو؟ ابن عمرؓ نے عرض کی جو آپ کی خواہش تھی بر آئی۔ فرمایا خدا کا شکر ہے اس سے زیادہ اہم اور کوئی بات نہ تھی۔

پھر فرمایا جب میں وفات پا جاؤں میرا جنازہ اٹھاؤ تو پھر حضرت عائشہؓ سے اجازت طلب کرنا اگر اجازت دیں تو محبوب خدا کے قدموں میں دفن کر دینا ورنہ عام مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرط — رہ پر صبر

جس کو تیری دھن لگی آخر وہ تجھ کو جا ملا
جس کو بے چینی ہے یہ وہ پا گیا آخر قرار
عاشقی کی ہے علامت گریۂ دامانِ دشت
کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہوا اشکبار
تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب
شرط رہ پر صبر ہے اور ترکِ نامِ اضطرار

: درثمین :

لوگوں نے کہا امیر المومنین کسی کو خلیفہ نامزد کر دیں۔ کوئی وصیت کر جائیں۔ آپ نے چھ آدمیوں کی کمیٹی مقرر کر دی۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا سے رخصت ہوئے ان سے راضی تھے یہ اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر لیں۔ عبداللہ بن عمرؓ بھی اس میں شریک ہوں۔ لیکن انہیں منتخب نہ کیا جائے (بخاری باب قصۃ البیعۃ والاتفاق)

پھر آپ نے ہونے والے خلیفہ کو انصار اور مہاجرین سے حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی۔ ان کے حقوق کی حفاظت کی تلقین کی۔ فرمایا انصار کی خطاؤں سے درگذر کرنا۔ ان کی اچھی باتوں پر دھیان دینا۔ مہاجرین سے حسنِ سلوک کرنا۔ ان کی طاقت سے زیادہ انہیں تکلیف نہ دینا۔ لوگ آپ کے اردگرد اکٹھے تھے کوئی دعائیں کر رہا تھا تو کوئی درود پڑھ رہا تھا۔ کچھ لوگ آپ کی تعریف کر رہے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے کہا امیر المومنین آپ کو بشارت ہو۔ اللہ عزوجل نے آپ کو بشارت دی ہے آپ قدیم الاسلام ہیں آپ کو نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ کے بعد آپ خلیفہ ہوئے تو آپ نے انصاف سے کام کیا۔ پھر اس پر یہ شہادت۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اے بھتیجے کاش یہ سب کچھ بدلہ ہو جائے۔ پورا پورا حساب ہو جائے نہ میرے ذمہ کچھ نکلے نہ میرا خدا کے ذمہ کچھ نکلے (بخاری) حضرت علی آئے تو فرمایا تیرے جیسے اعمال کی کسے توفیق نصیب ہوگی۔ مجھے امید تھی کہ آپ کو اللہ آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ اکٹھا کرے گا کہ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے میں ابوبکرؓ اور عمرؓ آئے میں ابوبکرؓ اور عمرؓ داخل ہوئے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضل عمر)

آخری وصیت اور آخری گفتگو کا ایک ایک لفظ سبق آموز اور سونے کے حروف سے لکھا جانے والا

① قاتل کو بھی موت کے گھاٹ اتارنے سے منع فرمایا کہ یہ تمہاری زبان کی باتیں کرتا ہے۔ قبلہ رُخ ہو کر نماز پڑھتا ہے تمہاری طرح حج کرتا ہے۔ عمرؓ کے قاتل امیر المومنین کے قاتل کے قتل سے بھی منع کیا۔

② مرض الموت میں دنیا کے کسی امر کا فکر ہے تو قرض کی ادائیگی کا۔

③ خلافت کے بارہ میں چھ آدمیوں اجل صحابہؓ جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی زندگی میں جنت کی خوشخبری دی تھی۔ کا بورڈ مقرر کر دیا۔

④ آخری خواہش اپنے محبوبؐ خدا کے محبوب کے جوار میں دفن کی خواہش لیکن کس عاجزی سے اجازت طلب کی کہ یہ نہ کہنا امیر المومنین عمرؓ اجازت طلب کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے اسوقت جذباتی طور پر اجازت دیں۔ جب دنیا میں نہ رہوں۔ میرا جنازہ اٹھے تو پھر اجازت طلب کرنا۔

⑤ اس پر خدا کا شکر کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کے دامن پر آپ کے قتل کا دھبہ نہ لگا۔

اور یہ موعود خلیفہ، امیر المومنین عادل، زاہد، صاحب بصیرت، خدا کے خوف اور اس کی محبت میں سرشار شہادت کا درجہ پا کر اس سرزمین میں دفن ہو گئے جہاں آپ کے آقا اور محبوب خدا محو خواب تھے اور یوں عمر کی زندگی بھر کی آرزو پوری ہوئی اور آپ کی دعا قبول ہو گئی۔ اللھم صل علیہ وعلی سیدہ محمد المصطفیٰ الی الابد فی ھذہ الدنیا وبعث ثان۔

: بلا تبصرہ :

"جھوٹ بولنا اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے"

"حکمت اور دلائل سے کام لیجئے!"

ایک بھارتی غیر احمدی مسلمان مکرم خادم حسین صاحب بھاگلپوری، پاکستان میں تشریف لائے۔ انہوں نے یہاں جو کچھ دیکھا اس کے بارے میں انہوں نے اپنے ایک مطبوعہ تحریر میں "حکمت اور دلائل سے کام لیجئے۔" کے زیر عنوان بڑے معنی آفریں باتیں کیں۔ ان کی جو تحریر روزنامہ "امن" کراچی میں شائع ہوئی ہے وہ بلا تبصرہ من و عن درج ذیل ہے:۔

"حکمت اور دلائل سے کام لیجئے!"

"خادم حسین بھاگلپوری لکھتے ہیں کہ میں ایک بھارتی مسلمان ہوں۔ عرصہ دراز کے بعد اپنے عزیز و اقارب سے ملنے کے لئے پاکستان آنے کا اتفاق ہوا۔ قبل ازیں ۱۹۵۰ء میں کراچی آیا تھا۔ اس وقت ہندوستان اور پاکستان ایک جیسے ملک معلوم ہوتے تھے اب ۳۴ سال بعد زمین و آسمان کا فرق ہے۔ چند باتیں آپ کے اخبار کی وساطت سے ہدیۂ قارئین ہیں۔ یہاں کے اردو اخبار کا بلند معیار دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ ہماری طرف کے اردو اخبار "ڈنگ ٹپاؤ" اور واہیات نوعیت کے ہیں۔ پاکستان کے اردو اخبارات کا معیار ہماری طرف کے انگریزی اخبارات سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ مارواڑی ہندوستان میں بہت چالاک سمجھے جاتے ہیں لیکن کراچی کا کاروباری طبقہ چالاکی اور بدعنوانیوں میں مارواڑیوں سے بھی کئی قدم آگے ہے۔ اسلام کا نعرہ لگا دیا۔ ریڈیو اور اخبارات میں ہی بلند ہوتا ہے عملی حالت لوگوں کی عبرت ناک ہے ہندوستان کا مسلمان یہاں کے مسلمانوں سے کہیں زیادہ اسلام کے سنہری اصولوں پر کاربند ہے۔ مرزائیت اور قادیانیت کے خاتمے کے لئے یہاں بڑے قابل قدر کوششیں ہو رہی ہیں لیکن خاکسار کو یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ ایک نیک مقصد کے حصول کے لئے بعض اوقات جو ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں اور ہمارے علمائے کرام جو بیانات جاری کرتے ہیں وہ حقیقت سے کوسوں دور ہوتے ہیں اور اس طرح جھوٹ بولنا اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ ایک مسجد میں خاکسار نے ایک مولوی صاحب کا خطبہ سنا۔ جمعہ کی نماز کے بعد بندہ مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا اور بڑے ادب سے عرض کیا کہ ردِ مرزائیت کے بہت سے امور جو آپ نے بیان فرمائے ہیں سیاست دانوں کو تو شاید زیب دیں لیکن ایک عالم دین کو جمعہ کے روز منبر پر چڑھ کر ہرگز نہیں کہنے چاہئیں۔ مولانا بہت بگڑ گئے اور گرجدار آواز میں فرمایا کہ "تم بچے ہو عقل کے کچے ہو کیا تم نے اب تک نہیں سنا کہ محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہے"

مولانا کا یہ کلام سن کر میں دم بخود رہ گیا ہم عرصہ دراز سے مرزائیت کو نیست و نابود کرنے کے لئے کوشاں ہیں لیکن میری ناچیز رائے میں ہماری محنت اسی لئے بار آور نہیں ہوتی کہ ہم جھوٹی باتیں مرزائیوں کی طرف منسوب کرتے ہیں تعلیم یافتہ طبقے پر جب یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے۔ تو وہ مرزائیت کی طرف زیادہ راغب ہو جاتا ہے۔ ہم بفضل تعالیٰ صراطِ مستقیم پر ہیں تو ہمیں جھوٹ پر انحصار کرنے کی بجائے دلائل سے کام لینا چاہیئے۔ مرزائی کوئی ایسی قوم نہیں جو غیر ممالک سے آکر ہندوستان اور پاکستان میں بس گئی ہو ہم ہی سے نکل کر یہ لوگ دور ہو گئے ہیں اب وقت آگیا ہے کہ حکمتِ عملی اور دلائل سے ہمارے علمائے کرام انہیں راہِ راست پر لائیں۔"

(روزنامہ "امن" کراچی۔ ۱۱ اگست ۱۹۸۴ء)

"جنگی ہیروز" (بقیہ صـ۳)

اسسٹنٹ چیف آف سٹاف (آپریشنز) کے عہدہ پر فائز تھے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران ان کی نمایاں جنگی خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں "ستارۂ قائداعظم" کا اعزاز دیا گیا۔"

(روزنامہ امروز ۵ مارچ ۱۹۷۲ء)

پاکستان ایئر فورس کا یہ مایۂ ناز ایئر مارشل اختر حسین ملک بھی ۱۰ مئی تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل ربوہ سالانہ ہفت روزہ تربیتی کلاس

(زیر اہتمام مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام یکم اگست تا ۷ اگست ۱۹۸۴ء آل ربوہ ہفت روزہ سالانہ تربیتی کلاس البیت المحمود میں منعقد ہوئی۔ تربیتی کلاس کا افتتاح مکرم و محترم مرزا محمد دین صاحب ناظر نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کیا۔

مختلف مضامین: ۱ قرآن مجید ۲ حدیث ۳ فقہ ۴ کلام ۵ دینی معلومات کے لیکچر دیئے جاتے رہے اس کے علاوہ روزانہ بزرگانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مختلف موضوعات پر اطفال کو خطابات سے نوازتے رہے۔

امسال خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ سالانہ تربیتی کلاس میں پہلے دن کی حاضری ۲۹۱ تھی۔ جو مسلسل بڑھتی رہی حتیٰ کہ یہ تک پہنچ گئی۔ اس سال تربیتی کلاس کے دوران آل ربوہ علمی مقابلہ جات: ۱ مقابلہ تلاوت قرآن مجید ۲ مقابلہ نظم (کبیر) ۳ مقابلہ نظم (صغیر) ۴ مقابلہ پیغام رسانی ۵ مقابلہ بیت بازی کروائے گئے۔ جن میں ۲۲۵ اطفال نے شرکت کی۔

مورخہ ۶ اگست ۱۹۸۴ء کو اطفال کا تحریری امتحان لیا گیا جس میں ۴ اطفال نے پوزیشن لی۔

اوّل۔ مشہود احمد صاحب ناصر دارالعلوم شرقی
دوم۔ خالد مقصود احمد صاحب حلقہ بیت المبارک
سوم۔ طارق حیدر صاحب دارالصدر جنوبی
چہارم۔ میاں سعد احمد صاحب گولڑہ حلقہ بیت المبارک

تربیتی کلاس کے آخری دن مورخہ ۷ اگست ۱۹۸۴ء کو صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ صدر صاحب نے علمی و درسی مقابلہ جات اور تربیتی کلاس میں پوزیشنیں حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات اور سنداتِ امتیاز تقسیم فرمائیں۔ آخر میں صدر صاحب نے بچوں کو تربیتی امور کے بارہ میں مختصر سا خطاب کیا۔ جس کے بعد دعا ہوئی۔ اور اس طرح یہ آل ربوہ ہفت روزہ سالانہ تربیتی کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(مرسلہ۔ ناصر احمد طاہر
ناظم اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان/موصیات کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر موصی صاحبان/موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جاوے۔

(۱) محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ زوجہ لعل خان صاحب وصیت نمبر ۳۴۲۲ ساکن قادیان۔
۲۔ محترمہ معصومہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد عبدالرحمٰن صاحب وصیت نمبر ۳۴۸۹ ساکن جہلم۔ قادیان۔
۳۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب ولد مکرم مولوی محمد اعظم صاحب وصیت نمبر ۳۵۳۲ ساکن چک نمبر ۴۸ ضلع فیصل آباد۔
۴۔ مکرم بشیر احمد صاحب ولد میاں محمد امین صاحب مرحوم وصیت نمبر ۲۶۷۷ ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا۔
۵۔ محترمہ بہشت بی بی صاحبہ بنت نواب خان صاحب وصیت نمبر ۳۷۵۵ ساکن گوبیکی ضلع گجرات۔
۶۔ مکرم محمد دین صاحب ولد ولیداد صاحب وصیت نمبر ۳۸۰۰ ساکن گلا نوالی ضلع امرتسر۔
۷۔ محترمہ زلیخا بیگم صاحبہ زوجہ عبدالسبحان صاحب وصیت نمبر ۳۸۲۹ ساکن رائچور ضلع حیدرآباد دکن۔
۸۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر علی محمد صاحب وصیت نمبر ۳۹۷۸ ساکن قادیان۔
۹۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام محمد خانصاحب وصیت نمبر ۲۹۴۰ ساکن سرڈھلہ ضلع ہوشیارپور
۱۰۔ محترمہ مبارکہ بانو صاحبہ زوجہ محمد احمد صاحب وصیت ۲۹۸۱ ساکن قادیان
۱۱۔ مکرم دلاور خان صاحب ولد محمد بخش صاحب وصیت ۲۴۹۹ ساکن مشیانہ ضلع راجپور۔
۱۲۔ محترمہ مقصودہ بیگم صاحبہ اہلیہ پیر محمد زمان شاہ صاحب وصیت ۲۵۹۲ ساکن داتہ ضلع ہزارہ
۱۳۔ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ خان بہادر محمد علی خان صاحب وصیت ۲۵۹۹ ساکن احمد نگر ضلع کوہاٹ۔
(۱۴) محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالکریم صاحب وصیت نمبر ۱۶۹۷ ساکن تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور
(۱۵) محترمہ خیر النساء صاحبہ زوجہ عمر الدین صاحب وصیت نمبر ۱۷۶۶ ساکن امرتسر۔
(۱۶) مکرم محمد خان ولد داؤد وصیت نمبر ۱۷۷۹ ساکن چک نیاز ضلع گجرات
(۱۷) محترمہ عائشہ صاحبہ زوجہ محمد قاسم صاحب وصیت ۱۸۳۴ ساکن امرتسر۔
(۱۸) مکرمہ بخت بانو صاحبہ بیوہ حکیم نادر خان صاحب مرحوم وصیت نمبر ۱۸۵۲ ساکن منڈوال ضلع اٹک۔
(۱۹) مکرمہ زینب بیگم صاحبہ بیوہ محمد غلام اللہ خان صاحب وصیت نمبر ۱۸۶۵ ساکن لاہور۔
۲۰۔ رحیم بی بی صاحبہ زوجہ بشیر محمد صاحب وصیت نمبر ۱۰۱۸۹ سابقہ سکونت اوڑ ضلع جالندھر۔
۲۱۔ مستری اللہ دتا صاحب ولد سلطان دین صاحب وصیت نمبر ۱۰۱۴۴ سابقہ سکونت قادیان (بھارت)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

میری پھوپھی جان مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا غلام قادر صاحب ساکن بھنگالہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ حال مریدکے۔ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۸۴ء کو بوقت ۳ بجے دوپہر وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کے بیٹے ان کا جنازہ لے کر یکم ستمبر کو رات گئے ربوہ پہنچے۔ ۲ ستمبر کو صبح ۸ بجے صدر انجمن احمدیہ کے لان میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی جہاں قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ تمام بچے بچیاں شادی شدہ ہیں۔ مرحومہ نہایت مخلص احمدی پنج وقتہ نمازوں کی پابند۔ اور متقی پرہیزگار خاتون تھیں۔ مرکز سلسلہ سے آنے والے مہمانوں کی بہت خاطر مدارات کرتیں اور چندہ جات نہایت باقاعدگی سے ادا کرتیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

(مرزا خلیل احمد قمر۔ وقفِ جدید۔ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

۱۔ مکرمہ منصورہ شفیق صاحبہ بیوہ محمد شفیق قیصر صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مرحوم کے نام پلاٹ ۶/۵۵ رقبہ دس مرلہ واقع دارالعلوم شرقی ربوہ میرے بیٹے طارق حیدر ابن محمد شفیق قیصر مرحوم کے نام منتقل کیے جانے کا فیصلہ فرمایا جائے کیونکہ ہم سب وارث اس انتقال پر رضامند ہیں۔ اگر قطعہ مذکورہ کے مجوزہ انتقال پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دیں (ناظم دارالقضاء)

۲۔ مکرمہ نفیسہ مرزا اہلیہ مسعود احمد مرزا مرحوم لنڈن حال ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مسعود احمد مرزا مرحوم متوفی ۱۹۸۱ء کی والدہ اللہ رکھی صاحبہ مرحومہ متوفیہ ۱۹۷۴ء کے نام قطعات ۳۹/۲۱، ۴۴/۲۱، ۴/۲۱ رقبہ تین کنال الاٹ شدہ ہیں مرحومہ کے ورثاء میں سے ایک مسعود احمد مرزا بھی تھے جو فوت ہو چکے ہیں ان کی اولاد اور میں بصورت بیوہ وارث بنتی ہوں۔ اللہ رکھی موحومہ کے ترکہ سے ہمارا شرعی حصہ ہمیں دلوایا جائے۔

درخواست کنندگان کے نام قطعات مذکورہ میں سے مطلوبہ حصہ وراثت انتقال کرانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

نام ورثاء اللہ رکھی مرحومہ (۱) مرزا محمود احمد بیٹا (۲) مرزا محمد حکیم صاحب بیٹا (۳) امینہ مرزا بیٹی (۴) مسعود احمد مرزا مرحوم بیٹا۔

نام ورثاء مسعود احمد مرزا مرحوم، (۱) نفیسہ مرزا بیوہ مسعود مرزا مرحوم (۲) قدسیہ لبنیٰ بیٹی (۳) فوزیہ بشریٰ بیٹی (۴) مشہود مرزا بیٹا (۵) منصور احمد مرزا بیٹا۔

(۳) مکرم شمس النساء صاحبہ زوجہ خواجہ برکت اللہ طاہر صاحب لاہور نے درخواست کی ہے کہ میری والدہ مرحومہ سراج بی بی بیوہ مرحومہ کے نام قطعہ ۲۸/۲۲ الاٹ شدہ ہے میں ان کی اکلوتی بیٹی وارث ہوں لہٰذا قطعہ مذکورہ میرے نام منتقل کیے جانے کا فیصلہ فرمایا جائے۔ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء)

درخواستہائے دعا

- خاکسار ایک عرصہ سے گھٹنے میں درد کی وجہ سے بیمار ہے چل پھر نہیں سکتا۔ (صوفی محمد ابراہیم جالندھری سرگودھا)
- میری پھوپھی جان کا رسولی کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ (شمیم فیروز رانا بہاولنگر)
- میرے چھوٹے بھائی عزیزم کریم اللہ کے دل کا اپریشن سی ایم ایچ راولپنڈی میں ۲۴ ستمبر کو ہونے والا ہے۔ (نعیم اللہ۔ کارکن دارالضیافت ربوہ)
- خاکسار کے چھوٹے بھائی چوہدری محمد اعظم صاحب آف سمبڑیال پندرہ ماہ سے ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں۔ (مظفر حسین دارالیمن شرقی ربوہ)

(احباب ان سب کے لیے دعا کریں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۵۵۶۱ ۔

میں بشریٰ راحت نیّر بنت عبدالرحیم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۱۰، صادق پبلک سکول بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۳/۱۲/۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

نقد ۔ ۶۰۰۰/- پونڈ

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

۲ الاصالۃ :۔ بشریٰ راحت نیّر صادق پبلک سکول بہاولپور۔

گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالحمید ۳، کینال کالونی بہاولپور ۔ وصیت نمبر ۲۴۱۴۷

گواہ شد نمبر ۲۔ حکیم بشیر احمد ۷۱ کینال کالونی بہاولپور ۔ وصیت نمبر ۲۴۶۵۱

مسل نمبر ۲۵۵۶۲

میں نور رشید بیگم بنت کرم داد صاحب، قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن چک نمبر ۲۰۶ نہر سرادہ ۵/۱۰ خاص ضلع بہاولپور حال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۴/۴/۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔ ۸۰۰۰/- روپے
۲۔ گھڑی کلائی ایک عدد ۔ ۲۰۰/- "
۳۔ طلائی انگوٹھی ایک عدد کانٹے ایک عدد بوزن ۶ ماشہ ۔ مالیتی ۱۰۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاصالۃ :۔ نور رشید بیگم بنت کرم داد صاحب، رحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد :۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب رحمت شرقی ربوہ ۔ وصیت نمبر ۲۴۸۰۲

گواہ شد :۔ چوہدری عبدالغفور صاحب رحمت شرقی ربوہ ۔ وصیت نمبر ۲۴۰۲۲

مسل نمبر ۲۵۵۶۳

میں حمیدہ شاہدہ زوجہ چوہدری شفقت رسول صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۴/۴/۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔ ۸۰۰۰/- روپے
۲۔ گھڑی کلائی ایک عدد ۔ ۲۰۰/- "
۳۔ طلائی انگوٹھی ایک عدد کانٹے ایک عدد بوزن ۶ ماشہ ۔ مالیتی ۱۰۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاصالۃ :۔ حمیدہ شاہدہ زوجہ چوہدری شفقت رسول صاحب۔ صدر غربی ربوہ

گواہ شد نمبر ۱ :۔ صوبیدار سراج الدین صاحب، علوم غربی ربوہ۔ وصیت نمبر ۶۳۸۲

گواہ شد نمبر ۲ :۔ شفقت رسول صاحب خاوند موصیہ ۔ وصیت نمبر ۲۳۹۰۲

مسل نمبر ۲۵۵۶۴

میں قیصر محمود ولد محمد اکمل قریشی صاحب قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۱/۴ دارالصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۴/۴/۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاصالۃ :۔ قیصر محمود صاحب ولد محمد اکمل قریشی صاحب۔

گواہ شد نمبر ۱۔ قریشی محمد اکمل والد موصی۔ افضل برادرز گولبازار ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۲۔ آصف محمود صاحب قریشی۔ افضل برادرز ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۵۶۵

میں عبدالرؤوف ولد عبدالغفور صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۴/۴/۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۱ مرلہ زمین مالیتی ۔ ۲۰،۰۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۴۵۵/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاصالۃ :۔ عبدالرؤوف صاحب ولد عبدالغفور صاحب۔ کوارٹر نمبر ۱۰۶ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱ :۔ صوفی نذیر احمد صاحب۔ سیکرٹری مال دارالصدر شرقی ربوہ۔ وصیت نمبر ۱۰۰۹

گواہ شد نمبر ۲ :۔ ملک عبداللہ خان صاحب۔ کیپٹن ریٹائرڈ۔ وصیت نمبر ۴۶۰۵ محلہ باب الابواب ربوہ۔

"کبھی بھی ایک دوسرے سے نہ لڑو اور غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے جہاں تک ہو سکے اپنے حقوق چھوڑ دو۔"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الٰہی جماعتوں کی ترقی اور ابتلاء دو توام بھائی ہیں جو ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے

ابتلاء۔ صرف ابتدائی زمانہ میں ہی نہیں آتے بلکہ ترقی کے انتہائی زمانہ میں بھی آتے ہیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ الٰہی جماعتوں اور ابتلاؤں میں جو تعلق ہے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:—

"بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ ابتلاء صرف ابتدائی زمانہ میں آتے ہیں۔ ترقی کے زمانہ میں ابتلاؤں کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے مگر یہ درست نہیں۔ انبیاء کی جماعتوں کی ترقی اور ابتلاء یہ دو توام بھائی ہیں جو ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ ابتدائی سے ابتدائی زمانہ میں بھی ابتلاء آتے ہیں اور ترقی کے انتہائی زمانہ میں بھی ابتلاء آتے ہیں۔ اس طرح ابتدا سے انتہا تک ابتلاؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جب نبی ایک منفرد وجود ہوتا ہے اور اس پر صرف ایک یا دو آدمی ایمان لانے والے ہوتے ہیں اس وقت بھی ابتلاء آتے ہیں۔ اور انتہائی عروج کے وقت جب سلسلہ کو ترقی پر ترقی حاصل ہو رہی ہوتی ہے۔ اس وقت بھی ابتلاء آتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے دن بھی مصائب و مشکلات میں سے گزرنا پڑا اور آپؐ کو آپؐ پر ایمان لانے والوں کو مختلف قسم کے ابتلاء پیش آئے اور اس کے بعد جب ترقیات کا زمانہ آیا اس وقت بھی ان ابتلاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ نہیں ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کسی دن اس خیال کے ساتھ سوئے ہوں کہ اب تمام مشکلات پر قابو پا لیا گیا ہے اور وہ تمام مسائل جو مسلمانوں کی ترقی کے ساتھ تعلق رکھتے تھے حل ہو چکے ہیں۔ نہ حضرت ابوبکرؓ نے کبھی ایسا خیال کیا۔ نہ حضرت عمرؓ نے کبھی ایسا خیال کیا۔ نہ حضرت عثمانؓ نے کبھی ایسا خیال کیا اور نہ ہماری جماعت کو کبھی ایسا خیال کرنا چاہیئے۔ یہ چیزیں الٰہی سلسلوں کے ساتھ وابستہ ہیں اور کبھی کوئی روحانی جماعت ان کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کی نوعیت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۔ یعنی ہم ضرور تم کو کسی قدر خوف اور بھوک اور اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے۔ اور اے ہمارے رسول تو ان لوگوں کو جو ان ابتلاؤں کے اوقات میں اپنے راستہ سے ہٹیں نہیں اور مضبوطی سے دین کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جائیں ہماری طرف سے بشارت اور خوشخبری دے دے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ غرض جب تک کوئی قوم مرنے کے لئے تیار نہ ہو وہ زندہ نہیں ہو سکتی کیونکہ زندگی موت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک دانہ مٹی میں نہیں ملتا شگوفہ نہیں نکلتا۔ بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک رحم کی تاریکیوں میں سے نہیں گزرتا۔ اسی طرح کوئی قوم بھی ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ ایک موت اختیار نہ کرے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ جز ۳ صفحہ ۲۷۱)

دعائے مغفرت

میری ممانی محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں فیض احمد صاحب آف جموں لعمر ۹۰ سال ۳۱ اگست ۱۹۸۴ کو کوئٹہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ کو ۲ ستمبر کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ (میاں محمد ابراہیم جمونی سابق مربی امریکہ)

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد (نصیر فرنیچر ہاؤس) گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان کے والد صاحب عبد الستار بھٹی آف ٹی۔آئی کالج ربوہ کی صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(شاہد ربانی دار الرحمت شرقی الف ربوہ)

شجر کاری اور اطفال

شجر کاری کے موسم میں اطفال سے زیادہ سے زیادہ درخت لگوائیں نیز ان کی حفاظت بھی کریں یہ ہمارا قومی فرض ہے۔ (مہتمم اطفال)

امریکہ، سویڈن، ناروے، آسٹریلیا، لندن، جرمنی، ڈنمارک۔ الغرض دنیا کے کسی بھی ملک جانے والے حضرات کے لیے۔

ایک اور پیش رفت

ہوائی جہاز میں سفر کی بہترین سہولت حاصل کرنے کے لیے اور ٹکٹ کے حصول میں آسانی کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں

بکنگ اور دیگر امور کے لیے آپ کا منتظر

عبد المصور

سکائی سٹار ٹریولز گورنمنٹ لائسنس ۲۲۵

سید موج دریا روڈ (ایڈورڈ روڈ) بالمقابل پوسٹ آفس فلیٹس نزد اے جی آفس لاہور

نئے سائیکل (سہراب و پیکو)

اور سپیئر پارٹس بازار سے بارعایت:

ملنے کا پتہ:

شفیق سائیکل سٹور

کالج روڈ، ربوہ

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمد احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان

شالیمار کوچنگ سروس

ربوہ سے جھنگ سے کبیر والا

ربوہ سے ملتان

ہماری ایئر کنڈیشنڈ اور آرام دہ فلائنگ کوچز کی سروس شروع ہو چکی ہے۔ خواہشمند حضرات اس نادر موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

بکنگ کے لئے:

المحمود ٹریولز گورنمنٹ لائسنس 564

اقصیٰ روڈ ربوہ فون 493